خود نہج البلاغہ کے مطالعہ سے بھی غلط ثابت ہوا اس لئے کہ اس میں ''خصائص الائمہ'' کا حوالہ موجود ہے اس طرح کہ اس کو ہم نے خصائص الائمہ میں لکھا ہے اور کتاب خصائص باتفاق کل علامہ سید رضی ہی کی کتاب ہے۔ سید مرتضیٰؒ کی نہیں ہے۔

کتاب منتخب فی تاریخ آداب العرب جو عطایا دمشقی کی تصنیف ہے اور مصر میں ۱۹۱۴ء میں شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۴۰ پر امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کے حالات میں مذکورہ بالا تحقیق میں ترمیم کر کے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے اور عجیب وغریب گہرافشانی کی ہے جو نذر ناظرین ہے۔

الخليفة اميرالمومنين علی بن ابی طالب توفی ۶۶۳ء وقد اشهر فی الجليل الاول من الهجرة بعلمه وشعره وله مجموع مائة حكم ترجم الی الفارسية والتركية وكتاب نهج البلاغة وهو مجموع خطب ومواعظ وينسبون له ديوان شعر يدعی انوار العقول والصحيح ان بعض هذه الحكم والمواعظ والعقائد هو من تأليف ونظم الخليفة علی ولكن اكثر هما كمايظنه المحققون من العلمآء من قلم احدالشعرآء من نسله وهوالامام شريف مرشد المتوفی ۱۰۴۲ء۔

خلیفہ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب، آپ کی وفات ۶۶۳ء میں ہوئی ہے اور آپ اسلام میں اپنے علم اور شاعری کے سبب سے بہت مشہور ہو گئے تھے۔ اور آپ کا ایک مجموعہ ہے حکیمانہ اقوال کا جس کا فارسی اور ترکی میں ترجمہ ہوا ہے۔ اور نہج البلاغہ ہے کہ جو مجموعہ ہے خطب اور مواعظ کا۔ اور ایک دیوان اشعار کا بھی آپ کی طرف منسوب ہے جس کا نام ہے انوار العقول اور واقعہ یہ ہے کہ ان میں سے بعض حکم اور مواعظ اور تقاریر تو تالیف اور نظم خلیفہ علیؑ کی ہیں لیکن اکثر ان میں سے جیسا کہ محققین علماء کا خیال ہے وہ آپ کی نسل کے ایک شاعر امام شریف مرشد کی تصنیف ہیں جن کا انتقال ۱۰۴۲ء میں ہوا۔

واہ سبحان اللہ کیا کہنا اس تاریخی تحقیقات کا جس پر علم و تحقیق آٹھ آٹھ آنسو روئیں۔ کتب رجال، تراجم علما و تواریخ اسلام سامنے ہیں ذرا دیکھا تو جائے کہ یہ شریف مرشد کون ہیں جن کی طرف اس کتاب کو منسوب کیا جا رہا ہے۔ اور پھر کاش اپنا خیال درج کیا ہوتا۔ مگر قیامت تو یہ ہے کہ محققین علماء کی طرف نسبت دی ہے۔ اب یہ محفل محققین دیکھنے کے قابل ہے جو مصنف کے عالم خواب میں مرتب ہوئی تھی اور جو ممنون تعبیر بھی نہیں ہے۔ کیا ایسے ہی کمزور متزلزل بے اصل خیالات سے ان قطعی اور یقینی دلائل اور اقوال علماء کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے جو نہج البلاغہ کی صحت کے متعلق سابق میں درج کئے گئے۔

❁❁❁

قطعات

آنجہانی برج ناتھ پرساد صاحب محمور لکھنوی

وفا کی راہ چلتے ہیں وفا کی روشنی والے
کلامِ حق بھی پڑھ لیتے ہیں آیاتِ جلی والے
مسلماں تو نہیں ہیں ہم مگر اتنا سمجھتے ہیں
درِ جنت سے واپس آ نہیں سکتے علیؑ والے

❁❁❁

آنکھیں کہتی ہیں کہ تیرے نور کو دیکھا کریں
ہونٹ کہتے ہیں کہ تیرے نقش پا چوما کریں
من کے مندر میں بٹھا کر تجھ کو اے سبط نبیؐ
دل یہ کہتا ہے کہ تیری عمر بھر پوجا کریں

❁❁❁

ہم اپنا نام اور اپنی عقیدت کو بتا دیں گے
جو پردا ظاہری دنیا سمجھتی ہے اٹھا دیں گے
ہمیں جنت میں جانے سے اگر رضوان روکے گا
تو سینے پر نشانِ ماتمِ سرورؑ دکھا دیں گے

❁❁❁